

## دعوت اور کھانے کے آداب

دعوتیں، ضیافتیں اور تقریبات اجتماعی زندگی کا حصہ ہیں۔ اسلام کی نظر میں مسلمانوں کا طیبات پر جمع ہونا مستحسن ہے۔ قبول دعوت، سنت اور شعائر اسلام ہے۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ وہ اس کی دعوت کو قبول کرے۔

ہمارے ہاں ولیمہ کی دعوت و تقریب میں خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے، ان دعوتوں کی اہمیت مندرجہ ذیل احادیث سے عیاں ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب آپ میں سے کوئی اپنے بھائی کو ولیمہ وغیرہ کی دعوت دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کرے۔“ (صحیح مسلم: ۱۴۲۹/۱۰۰)

نیز نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”بے برکت اور اجر و ثواب سے خالی کھانوں میں سے ولیمہ کا وہ کھانا ہے، جس میں امیروں، وزیروں کو تو مدعو کیا جاتا ہے، مساکین و فقراء کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، جو دعوت کو قبول نہ کرے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔“ (صحیح البخاری: ۵۱۷۷، صحیح مسلم: ۱۴۳۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”دعوت پر بلایا جائے تو دعوت قبول کرے۔ اگر حالتِ روزہ میں ہو تو (برکت کی) دعا دے دے، اگر روزہ دار نہیں تو کھانا کھالے۔“ (صحیح مسلم: ۱۴۳۱)

تاسف ہے کہ مسلمان ان دعوتوں میں نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کا خون کرتے ہیں۔ کفار کی دیکھا دیکھی کھانے کے شرعی آداب کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔

شادی بیاہ کی تقریبات چوکوں، چوراہوں، گلیوں اور سڑکوں پر منعقد کی جاتی ہیں، یہ خلاف



ادب و تہذیب ہے اور باعثِ ایذا ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، ہم بیٹھ کر (ضروری) باتیں کرتے ہیں تو فرمایا، اگر انکار کرو (بیٹھنا ہی ہے) تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا، نگاہیں نیچی رکھو، ایذا رساں چیزوں کو راستے سے دور کرو، سلام کا جواب لوٹاؤ، نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو۔“ (صحیح البخاری: ۶۲۲۹، صحیح مسلم: ۲۱۲۱)

اس فرمانِ نبوی کے پیش نظر ہمیں اپنا محاسبہ کرنا ہوگا کہ آیا ہم ان پاکیزہ تعلیمات کا کتنا لحاظ کرتے ہیں۔ ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے، گزرگاہوں کو مسدود کر دیا جاتا ہے، جس سے راگیروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کھوٹے روڈ میں گاڑ دیئے جاتے ہیں، جن سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں، ڈیک لگا کر شرفاء کو ستایا جاتا ہے۔ مردوزن کے اختلاط سے حیاباختہ مناظر پیش کیے جاتے ہیں۔ تصویر اتارنا، ناچ گانا، لڈی بھنگڑا اور آتش بازی کا مظاہرہ کر کے قومی املاک کو برباد کیا جاتا ہے، ہوائی فائرنگ، جس سے کتنی ہلاکتیں واقع ہو جاتی ہیں، فحاشی و عریانی عروج پر ہوتی ہے۔

اسراف و تبذیر میں پڑ کر شیطان کے ساتھ بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا جاتا ہے۔ مغربی تہذیب کو اپنایا اور اسلامی تہذیب کو لٹکا راجاتا ہے۔

لہذا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو مشعلِ راہ بنالیں!

دوسری بات یہ ہے کہ دعوتِ مختصر ہو۔ ایک دو کھانوں پر اکتفا کرنے میں عافیت ہے۔ اس سے آدمی فضول خرچی سے بچ جاتا ہے اور زیادہ مہمان کھانا کھا سکتے ہیں۔

کھانوں میں تکلفات سے اجتناب کیا جائے، دعوت میں امیر و غریب برابر کے شریک ہوں، کوشش کریں کہ نیک اور شریف لوگ آپ کا مال کھائیں۔ اسراف و تبذیر سے مجتنب ہو کر



ریا کاری اور دکھلاو کا بالائے طاق رکھ کر سنت نبوی کو پیش نظر رکھ کر لوجہ اللہ دعوت دی جائے۔  
اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی نصیب ہوگی، باہمی محبت و موافقت بڑھے گی، ایثار و قربانی کا  
جذبہ صادقہ پروان چڑھے گا۔

دیکھنے میں آتا ہے کہ مدعوین کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں، دھوتک دھیابڑھا ہوا ہوتا ہے، صبر و  
تحمل اور تہذیب و شرافت کا جنازہ نکل جاتا ہے، ہر کوئی دوسرے سے سبقت لے جانے کی ناکام  
کوشش کرتا ہے۔

چاہیے تو یہ کہ حاضرین باوقار طریقہ سے کھانے کی طرف بڑھیں، دوسروں کو اپنے آپ پر  
ترجیح دیں، بسم اللہ پڑھ کر کھانا ڈالیں۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے آداب سے یوں شناسا کیا:  
”اے بیٹا! (کھانے کے شروع میں) اللہ کا نام لے، یعنی بسم اللہ پڑھ۔ دائیں ہاتھ  
سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔“ (صحیح البخاری: ۵۳۷۶، صحیح مسلم: ۲۰۲۲)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا  
کھاتے تو اس وقت تک کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے، جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ فرماتے۔ ایک  
مرتبہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر جمع ہوئے، ایک بچی یوں دوڑتی ہوئی آئی، جیسے اسے دھکیلا  
جایا رہا ہو۔ آکر اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر  
ایک دیہاتی نے اسی طرح آکر ہاتھ ڈالنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا، اگر  
کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لیے حلال کر لیتا ہے۔ وہ اس بچی کے ساتھ  
آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر اس دیہاتی کے ساتھ آکر اس نے کھانا اپنے حلال کرنا چاہا تو  
میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شیطان کا  
ہاتھ بچی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔“ (صحیح مسلم: ۲۰۱۷)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کھانے کی مجلس میں اگر علماء و فضلاء اور صلحاء موجود ہوں

تو وہ پہل کریں، ساتھ دوسرے لوگ شریک ہو جائیں۔

اگر بچے ہوں تو ان کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کریں، علیحدہ کھانا ڈال کر مت دیں، اس سے کھانا ضائع ہو جاتا ہے۔ بچے سیر ہو کر کھانا بھی نہیں کھا سکتے، اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گئے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُکَ وَآخِرُہ پڑھیں۔

(مسند الامام احمد: ۶/۲۰۷-۲۰۸، سنن ابی داؤد: ۳۷۶۷، سنن الترمذی: ۱۸۵۸، وقال:

حسن صحیح، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۴/۱۰۸، وقال: صحیح الاسناد، وهو کما قال)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۲۱۴) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی ”صحیح“ کہا ہے۔ کھانے کے آداب میں انتہائی ضروری ادب یہ بھی ہے کہ کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔“ (صحیح مسلم: ۲۰۱۹) مسلمانوں کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ ان کو پتا نہیں کہ کھانا کون سے ہاتھ سے تناول کرنا ہے، کفار کی تقلید میں بائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے نظر آتے ہیں، بلکہ بعض جگہوں میں ایسے سائن بورڈ دیکھنے میں آئے ہیں، جن پر بائیں ہاتھ سے کھانا پینا دکھایا گیا ہے۔ یہ اسلامی تعلیمات سے انحراف و اعراض کی دلیل ہے اور اسلامی اقدار کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔

بسیار خوری سے بچیں، ضرورت کے مطابق کھانا ڈالیں، طلب ہو تو دوبارہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ جب ضرورت سے زائد کھانا لیا جائے گا تو ضائع ہو جائے گا۔ صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

”ایک کا کھانا دو کو، دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کا کفایت کرتا ہے۔“ (صحیح مسلم: ۲۰۵۹)

کھانا ضائع کرنا کفرانِ نعمت ہے، اسے ضائع ہونے سے بچائیے، برتن اچھی طرح صاف



کیا جائے، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”جب لقمہ گر جائے تو (کھانے والا) اسے اٹھالے اور پونچھ کر کھالے، اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے، اپنے ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھے، جب تک انگلیاں نہ چاٹ لے، وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت رکھی گئی ہے؟“ (صحیح مسلم: ۱۳۴/۲۰۳۳)

جب لقمہ اٹھا کر کھانے کا حکم ہے تو پلیٹ میں کھانا چھوڑ کر ضائع کر دینا کہاں کا ادب ہے؟ حدیث پاک میں تو انگلیاں چاٹنے سے پہلے رومال وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں، کہیں انگلیوں کے ساتھ لگا ہوا کھانا ضائع کر کے برکت کو ضائع نہ کر دیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو (رومال یا ٹشو پیپر) سے صاف نہ کرے، یہاں تک کہ وہ انگلیاں خود چاٹ لے یا دوسرے کو چٹا دے۔“

(صحیح البخاری: ۵۴۵۶، صحیح مسلم: ۱۲۹/۲۰۳۱)

یہ حسن معاشرت کی بے نظیر مثال ہے کہ ایک مسلمان کا دل دوسرے کے بارے میں اتنا صاف ہو کہ وہ اس کی انگلیاں چاٹ کر صاف کرنے میں بھی تفسیر و تحقیر محسوس نہ کرے۔

جب کھانا ایک ہی جنس کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو پیالے (برتن) کے کناروں سے کھائے، کیونکہ برکت درمیان میں نازل ہوتی ہے۔“

(سنن ابی داؤد: ۳۷۷۲، وسندہ صحیح)

چھوٹے چھوٹے لقمے لیے جائیں، خوب چبا کر کھانا کھایا جائے، منہ بند کر کے چبایا جائے، گرم کھانے سے اجتناب کیا جائے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

”بھاپ نکلنے تک کھانا نہ کھایا جائے۔“ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۸۰/۷، وسندہ حسن)

کھانے کے ساتھ ہاتھ صاف کرنا قبیح عادت ہے، کھانا بیٹھ کر کھایا جائے، البتہ کھڑے ہو کر کھانا پینا جائز ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو یا تین سانسوں میں پانی پیتے تھے۔ (صحیح البخاری: ۵۶۳۱، صحیح مسلم: ۲۰۲۸)

پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا اور پھونکنا منع ہے۔ (مسند الحمیدی: ۵۲۵، سنن ابی داؤد: ۳۷۲۸، سنن الترمذی: ۱۸۱۸، سنن ابن ماجہ: ۳۴۲۹، وسندہ صحیح)

کھانے میں عیب مت ٹولیں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر کوئی چیز اچھی لگے تو کھا لیتے، اگر ناپسند ہوتی تو چھوڑ دیتے تھے۔“ (صحیح البخاری: ۵۴۰۹، صحیح مسلم: ۲۰۶۴)

کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں، اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، جو دعائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہیں، وہ پڑھیں۔

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھا کر یہ دعا پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دے گا:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ.“

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت

کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔“ (عمل اليوم والليلة لابن السني: ۴۶۶، وسندہ حسن)

کھانا کھلا نے یا پیش کرنے والے کے حق میں بھی دعا کریں۔

